کرنے کے لیے اور اللہ ہی کی راہ میں جہاد برپا کرنے کے لیے تھی اور اسی وجہ سے وہ جب تک اللہ کی رضا کے تابع رہی چلتی رہی اور جب اس میں بل آیا تو ختم کردی گئی۔ اب غور فرمائیے کہ اس واقعہ کو اس شتر بے مہار قسم کی قیادت کے جواز و استحسان کی دلیل میں کیونکر پیش کیا جا سکتا ہے جس کے سارے نظام میں مذہب اور اہل مذہب کے لیے اول تو کوئی درخور حاصل نہیں ہے اور اگر حاصل بھی ہے تو اس کی حیثیت اس سے زیادہ نہیں کہ

"بلبل ہمیں کہ قافیہ گل شود بس است"

اس تفصیل کے بعد غالباً یہ بات آپ پر خود واضح ہو گئی ہو گی کہ جماعت اسلامی اس قیادت پر کیوں ایمان نہیں لاتی ہے جس کی "جنگی اور سیاسی مہارتوں" کے گن گائے جاتے ہیں۔ جماعت اسلامی کی ساری کوششیں ایک ایسے نظام کے قیام کے لیے ہیں جس میں منصب قیادت ان لوگوں کو حاصل ہو جو طریق انبیا کے پیرو ہوں اور جو اپنے کام سے اتنے بہتر طریق سے واقف ہوں کہ موجودہ زمانہ کے "اہل قائدوں" کی پیروی کرنا تو درکنار، ان کو بطور آلہ استعمال کرنا بھی عار سمجھیں۔

آزاد اسلامی حکومت اور مسلمانوں کی آزاد حکومت کا فرق

سوال: کیا کسی غیر اسلامی حکومت میں (آزاد اسلامی حکومت یا آزاد مسلمانوں کی حکومتوں سے کٹ کر اور بے تعلق ہو کر) بطور "رعیت کفار" بس جانے کی اباحت و اجازت شارع نے دی ہے؟ اگر کوئی مثال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ملتی ہے یا اگر اجازت ہے تو کن آیات یا احادیث فعلی یا تقریری سے وہ ماخوذ ہے؟ محتاج ہے کہ آیت کریمہ "ان الذین اٰمنوا ولم یھاجروا ما لکم من ولایتھم" سے اس کی کراہت یا ممانعت ظاہر ہے نیز دیگر آیات سے بھی پتہ چلتا ہے کہ ایسی صورت میں نماز روزہ کے سوال سے پہلے، روح کھینچے وقت ہی ہم سے "فیم کنتم" کا خوفناک سوال کیا جائے گا۔ ملاحظہ ہو آیت ان الذین توفھم الملائکۃ جزو (۵) رکوع ۱۱ وغیرہ۔

(۲) کیا مفہوم قرآنی میں لفظ "حبل" سے مراد "آزاد حکومت" (خواہ اسلامی ہو یا غیر اسلامی خالص الٰہی ہو یا انسانی) نہیں ہے۔ اگر نہیں تو آیت کریمہ ضربت علیھم الذلۃ این ما ثقفوا الا بحبل من اللہ وحبل من الناس الخ میں "حبل الناس" سے کیا منشا ہے اور اگر حبل بمعنی

آزاد حکومت" ہی ہے یا آزاد حکومت بھی ہو سکتا ہے تو واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا (جزء ۴)، رکوع ۲ - کی رو سے کیا ہندوستان میں بھی بلکہ ہندوستان ہو یا روس، چین ہو یا جاپان ہر مسلمان کو بطور رعایائے ممالک غیر (فارن سبجکٹ) رہنا لازم نہیں ٹھیرتا؟ نیز آزاد مسلمانوں کی کسی حکومت مثلاً ترک، عرب یا افغانستان (جو آجکل آزاد اسلامی حکومتیں ہیں خواہ پوری پوری الٰہی ہوں یا محض انسانی (حبل الناس) ہی سہی مگر ہم کو بہرحال ان سے منسلک اور بمقابلہ کفار متحد رہنے کا حکم و اشارہ نہیں پایا جاتا جس طرح کہ حکومت ہائے بنی امیہ و بنی عباس سے ہم بمقابلہ کفار منسلک رہے ہیں۔ حالانکہ ان کے بیشتر دور کامل الٰہی نہیں رہے۔

جواب: (۱) کسی "آزاد اسلامی حکومت" سے کٹ کر کسی غیر اسلامی حکومت میں بطور رعیت کفار بسنا مسلمانوں کے لیے جائز نہیں ہے۔ لیکن 'آزاد اسلامی حکومت' اور 'آزاد مسلمانوں کی حکومت' میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ان دونوں کو ایک درجہ میں رکھنا اور ایک کے احکام دوسرے پر منطبق کرنا ایک ایسا خلط مبحث ہے جس کی وجہ سے مسلمان سخت غلط فہمیوں میں مبتلا ہوئے ہیں۔ اور خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ کب تک ان میں مبتلا رہیں گے۔ مسلمانوں کی جو آزاد حکومتیں آج موجود ہیں ان کا نظام اجتماعی بعینہٖ انہی کافرانہ اصولوں پر قائم ہے جن کافرانہ اصولوں پر دنیا کی غیر مسلم قوموں کی حکومتوں کے نظام قائم ہیں، فرق صرف اتنا ہی کہ ان کو چلانے والے مسلمان قوم کے افراد ہیں اور ان کے چلانے والے دوسری قوموں کے لوگ ہیں۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ محض اتنے سے ظاہری فرق کی بنا پر کیوں ایک کے اندر بسنا جرم ہو اور دوسری کے اندر بسنا ثواب؟ اور ایک کے اندر اگر موت آجائے تو "فیم کنتم" کا خوفناک سوال ہو اور فرشتے قمچیاں اور ڈنڈے ماریں اور دوسرے کے اندر رہتے ہوئے اگر موت آئے تو ہر طرف سے فرشتے مرحبا اور بارک اللہ کا شور کرتے ہوئے خیر مقدم بجالائیں؟ ــــ دو کشتیاں جو ایک سی شکل و شباہت کی ہوں، ایک سے بادبانوں اور چپوؤں سے چل رہی ہوں، دونوں کی سمت حرکت ایک ہو، منزل مقصود ایک ہو تو سمجھ میں نہیں آتا کہ دونوں میں وہ جوہری فرق کیا ہے جس کی وجہ سے ایک پر سوار ہونا رضائے الٰہی کا موجب ہو اور دوسری پر سوار رہنا غضب الٰہی کا موجب قرار پائے؟ کیا صرف اس وجہ سے کہ ایک کشتی کا نام

کفار کی روایات کے مطابق ہے اور دوسری کا نام مسلمانوں کے ذوق سے مناسبت رکھتا ہے؟ یا ایک کے چلانے والے مسلمانوں کی اولاد میں سے ہوں اور دوسری کے ملاح کسی دوسری نسل سے ہوں؟

مثال کے طور پر ٹرکی کی حکومت کو لیجیے، یہ اس وقت کی سب سے بڑی اور سب سے زیادہ مضبوط آزاد مسلمانوں کی حکومت ہے۔ آپ اس کے سارے نظام پر غور کرکے بتائیے کہ یہ اپنے ڈھنگ کی دوسری کافرانہ حکومتوں سے کس اعتبار سے مختلف ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتوں کی نظروں میں اس کا مقام کچھ اور ہو اور دوسروں کا مقام کچھ اور۔ جس طرح دوسری حکومتیں لادینی اسٹیٹ ہیں، اسی طرح یہ بھی ایک لادینی اسٹیٹ ہے۔ جس طرح اوروں کے ہاں ہر وہ شخص جس نے ان کے حدود اراضی کے اندر جنم لیا ہو ان کی مملکت کا ایک شہری ہے، خواہ وہ کوئی عقیدہ رکھتا ہو اور کسی بھی طریق زندگی پر کاربند ہو، اسی طرح ٹرکی میں بھی ہر اس شخص کو حق شہریت حاصل ہے جو پیدائش کے لحاظ سے ٹرکی کا باشندہ ہو، یہاں تک کہ مکہ اور مدینہ کے ایک متقی سے متقی مسلمان کو بھی ان کے حدود میں نمائندگی اور رائے دہندگی کے اور شہریت کے وہ دوسرے حقوق حاصل نہیں ہیں جو ان کے ملک کے یہودی اور عیسائی اور ملحد تک کو حاصل ہیں، محض اس وجہ سے کہ مدینہ کا متقی مسلمان ٹرکی کی سرزمین سے باہر پیدا ہوا ہے اور ٹرکی کا یہودی ٹرکی کے اندر پیدا ہوا ہے۔

علیٰ ہٰذا القیاس جس طرح اور ممالک میں قانون سازی کا دارومدار رائے عامہ پر ہے، اسی طرح ٹرکی میں بھی قانون سازی کا حق باشندوں کی اسمبلی کو حاصل ہے اور یہ اسمبلی اپنی قانون سازی میں خدا اور رسول کی طرف رجوع کرنے سے اسی طرح مستغنی ہے جس طرح دوسری جگہوں کی پارلیمنٹیں اور اسمبلیاں۔ جس دستور پر ٹرکی کی اسمبلی کام کرتی ہے اس میں خدا کی کتاب اور رسول کی سنت کی کوئی آئینی حیثیت سرے سے ہے ہی نہیں، کجا کہ خیر و شر کے تصفیہ کا واحد معیار یہی ہو۔ ٹرکی میں پرسنل لا سوئٹزرلینڈ کا، تعزیرات اٹلی کی اور قانون تجارت جرمنی کا برسرعمل ہے۔ پھر آخر وہ کونسی فضیلت ٹرکی کو حاصل ہے جس کی وجہ سے ایک مسلمان کے لیے ٹرکی میں بسنا تو ثواب ہو اور جرمنی یا سوئٹزرلینڈ میں بسنا گناہ؟ کیا محض اس وجہ سے کہ دوسرے ممالک میں خدا سے بغاوت کرنے اور خدا کی ہدایت سے بے نیاز ہو کر قانون بنانے کا جرم کفار کر رہے ہیں اس لیے وہ ممالک ناپاک ہیں، اور ٹرکی میں یہی جرم چونکہ مسلمانوں کے مبارک ہاتھوں سے ہو رہا ہے اس لیے یہ سرزمین

پاک شمار ہوگی؟

(۲) عربی زبان میں "حبل" سے مراد عہد اور ذمہ داری ہے، اور واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً کے معنی یہ ہیں کہ اللہ کے عہد کو مضبوطی سے پکڑو۔ ہمارے اور خدا کے درمیان عہد و میثاق قرآن مجید ہے اس وجہ سے اس جملے کے معنی یہ ہوں گے کہ قرآن کو مضبوطی سے پکڑو، یعنی سختی سے اس عہد و میثاق کی پابندی کرو اور اس کی شرائط پر استقامت سے عمل پیرا رہو۔ اس کے معنی مسلمانوں کی حکومت کے لینا ایک بالکل بے معنی بات ہے ــــ بالخصوص جبکہ ان حکومتوں نے اپنے نظام قانون سازی سے قرآن کو بالکل خارج کر رکھا ہو۔ اور خدا کے قرآن کی جگہ کفار اور مسلمانوں کے خود ساختہ اصول و ضوابط کا ایک سرکاری قرآن زندگی پر مسلط ہو۔

آخر آپ حضرات کا دل اس بات پر کیسے مطمئن ہو جاتا ہے کہ مسلمانوں کا ہر جتھا حبل اللہ کی حیثیت رکھتا ہے، اگرچہ انھوں نے رحمٰن کے بجائے شیطان ہی کی رسی پکڑ رکھی ہو؟ آخر غرورِ نسل و قومیت کی کوئی حد بھی ہے؟

موجودہ مسلمان حکومتوں کے ساتھ غیر مسلم حکومتوں کے بالمقابل اگر کچھ ہمدردی ہو سکتی ہے، اور ہونی چاہیے، تو اس کی بنیاد یہ نہیں ہے کہ یہ حبل اللہ کے حکم میں داخل ہیں، بلکہ صرف یہ وجہ ہو سکتی ہے کہ ان کے لیے حبل اللہ کو پکڑ لینا اوروں کے مقابل میں شاید قریب ہے، اس امید کے سوا اگر کسی مسلمان کے اندر ان حکومتوں کے ساتھ "انسلاک" کی خواہش ہو تو وہ یا تو عصبیت جاہلیت میں مبتلا ہے، یا اسلام سے بھی ناواقف ہے اور ان حکومتوں کی ماہیت سے بھی آگاہ نہیں!

آپ لوگ موجودہ زمانہ کی مسلمان حکومتوں اور بنی امیہ اور بنی عباس کی حکومتوں کا ایک ہی سانس میں اس بے تکلفی کے ساتھ ذکر کرتے ہیں گویا دونوں شرعاً ایک ہی حکم میں داخل ہیں یا اگر دونوں میں کچھ فرق ہے تو محض زمانہ اور درجہ کا فرق ہے حالانکہ یہ ایک غلط فہمی ہے جو تاریخ سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ بنی امیہ اور بنی عباس کی حکومتوں کا قانون اسلامی تھا اور نظام بھی اگر خالص اسلامی نہیں تو کم از کم نظام اسلامی سے قریب تر تھا اگر خرابی تھی تو یہ کہ اس قانون اور نظام کے چلانے والے اسلامی زندگی اور اسلامی

مزاج سے دور ہو گئے تھے اور آپ کی موجودہ مسلمان حکومتوں کا حال یہ ہے کہ نہ ان کا قانون اور نظام اسلامی ہے اور نہ ان کے چلانے والے اور جاری کرنے والے اسلامی سیرت و مزاج رکھتے ہیں پھر ان دونوں کو ایک حکم میں کیسے رکھا جا سکتا ہے اور کسی کو کیا حق ہے کہ ان لادینی ریاستوں کا جوڑ ان اسلامی حکومتوں سے ملائے!

فہرست مطبوعات مکتبہ جماعت اسلامی

رسالہ دینیات	عمر	روداد جماعت اسلامی حصہ اول	۱۰ر	نیا نظام تعلیم	۶ر
سیاسی کشمکش حصہ سوم	ع	" " حصہ دوم	۹ر	اخلاقی نقطۂ نظر	۶ر
تنقیحات	عمر	" " حصہ سوم	عہ	دین حق	۴ر
مسئلہ قومیت	عمر	حقیقت توحید	عمر	نشان راہ	۶ر
مسئلہ جبر و قدر	عہ	رسالہ دینیات (انگریزی)	ہے	دستور جماعت اسلامی	۲ر
تجدید و احیائے دین	عہ	اسلام کیا ہے؟ (")	عمر	اہم استفتاء	۲ر
اسلامی عبادات پر ایک تحقیقی نظر	عہ	اتحاد کے بعد کیا؟ (")	عہ	تحریک اسلامی کی اخلاقی بنیادیں	۶ر
قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں	عمر	معاشی مسئلہ	۶ر		
اسلام اور ضبط ولادت	۱۲ر	اسلام اور جاہلیت	۶ر	حقیقت شرک	عمر

مندرجہ ذیل کتابیں اس وقت پریس میں ہیں

تفہیمات حصہ اول (نظر ثانی شدہ)۔ خطبات۔ سیاسی کشمکش حصہ اول۔ حقوق الزوجین (نظر ثانی شدہ)

پردہ